النبی ﷺ ... الا اعظم فانہ من شذ شذ فی النار (ابن ماجہ)

هفت روزه

سوادِ اعظم

لاہور

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین
نعیمی (کاکاخیل)

مقام اشاعت
نعیمی دواخانہ۔ لال کھوہ
موچی گیٹ۔ لاہور

بانی ادارہ ... [illegible]

فی پرچہ ۱۲ پیسے

۱۱ ماہ جون سنہ ۱۹۶۳ء ۔ ... ۱۳۸۳ھ ... جلد ۔ شمارہ ۲۵

مسئلہ الوہیت مسیحؑ پر ایک نظر

— راقم الحروف ... [illegible] —

معزز ناظرین! اس سے پیشتر کہ میں مسئلہ الوہیت مسیح پہلے بحث کروں، یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بارہ میں اسلامی عقیدہ بیان کروں۔ خدائے عزوجل کا فرمان اقدس ہے۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ اے رسول کریم علیہ السلام کے لفظوں سے واضح الفاظ میں فرما دیجئے کہ خدا ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ نہ تو وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے۔ اور وہ بے مثل ہے۔ اس کے علاوہ سورۂ مریم میں ... ارشاد ہے۔ ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا یعنی خدا اولاد سے پاک ہے۔ یہ خدائے تعالیٰ کی وحدانیت پر بیسیوں آیات قرآن میں وارد ہیں۔

یہ تو ہے خدائے عزوجل کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ۔ اس کے برعکس عیسائیوں کے نزدیک خدا تین ہیں۔ اللہ ایک، مسیح دوسرے خدا اور روح القدس تیسرے اور ان کے نزدیک حضرت مریم صدیقہ بھی خدا کی بیوی یا کم از کم حصہ دار ہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو دائرہ ایمان سے خارج کہتے ہیں۔ قرآن مقدس ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ یعنی تثلیث کے قائل ایمان سے خارج ہیں۔ مزید برآں اسی سورۂ مائدہ میں ارشاد باری ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم یعنی جو مسیح ابن مریم کو اللہ کہتے ہیں، وہ بے ایمان ہیں۔

حضرت عیسیٰ کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ایک رسول تھے جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمائے گئے۔ قرآنی الفاظ سنئے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (۵: ۷۵) یعنی حضرت عیسیٰ تو پہلے رسولوں کی طرح فقط ایک رسول ہیں۔ پھر انہیں خدا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔

چنانچہ عیسائیوں (CHRISTIANS) کا تثلیث (TRINITY) کا عقیدہ محض ان کے اپنے ذہنوں کی تصنیف ہے۔ درحقیقت انہیں اس عقیدہ سے ... عیسائی پادریوں (...) نے ... تاکہ وہ ... سے ... کو ... رکھیں۔ ورنہ حضرت مسیح نے انہیں قطعاً اس بات کے متعلق اشارۃً بھی نہیں بتایا کہ تم مجھے خدا سمجھ کر پوجنا شروع کر دو۔ بلکہ حضرت مسیح کا تو یہ دعویٰ ہے ... عبد اللہ کہ فقط خدا کا ایک بندہ ہوں۔ بلکہ وہ تو عمر بھر یہی تبلیغ کرتے رہے۔ ... یعنی اے بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم ... [illegible]

ہدیۂ سلام، بہ بارگاہِ عالی مقام خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

— رضا آفریدی ملتان —

سلام ان پر کہ دنیا میں جو رحمت بن کے آتے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے ذرے ذرے کو نوازا ہے
سلام اس پر کہ باتیں جن کے ساتھ ... سکتے
سلام اس پر جو ... رب ... نے بنا ڈالا
سلام اس پر کہ جس نے جنس کو ترکی ... بنایا ہے
سلام اس پر ... کہ ... نے ... جس نے
سلام اس پر کہ ... کو ... رکھ دیا جس نے
سلام اس پر کہ جن کا مثل کوئی ہو نہیں سکتا

سلام ان پر کہ خود بھی نور ہیں اور نور لاتے ہیں
سلام اس پر کہ شاہان جہاں جن سے فیض پاتے ہیں
سلام اس پر کہ ... آفت ہی ... کو ... ہیں
سلام اس پر کہ جس نے آدمی انسان بنائے ہیں
سلام اس پر کہ جن ذات کی ذاتوں سے ... ہیں
سلام اس پر کہ ... جس نے ... دکھائے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے ذروں کے سورج بنائے ہیں
سلام اس پر کہ وہ تفسیر قرآن بن کے آئے ہیں

سلام ان پر رضا جن کی رضا اللہ نے چاہی
سلام ان پر جو رحمت دو جہاں کی بن کے آئے ہیں

محمد منشا تابش قصوری

ہو جسے مطلوب خالق کی رضا

آپ ہیں نورِ خدا یا مصطفےٰ
مظہرِ شانِ کبریا یا مصطفےٰ
ہو خدائے پاک کے فرمان سے
شافعِ روزِ جزا یا مصطفےٰ
ہے ازل سے رحمتِ حق کو ناز
تم ہو محبوبِ خدا یا مصطفےٰ
دور میری مشکلیں کر دیجئے
آپ ہیں مشکل کشا یا مصطفےٰ
مبتلا ہے ہوں مریضِ معصیت
ہو شفا مجھ کو عطا یا مصطفےٰ
تم شبِ معراج پہنچے بالیقین
تا حدِ عرشِ علیٰ یا مصطفےٰ
کائنات حسن میں ہے لاجواب
ذات تیری مرحبا یا مصطفےٰ
ماہ و کنعاں میں چمک جو تھی عیاں
آپ کی ہی تھی ضیا یا مصطفےٰ
بالیقیں دونوں جہاں میں آپ ہیں
بیکسوں کا آسرا یا مصطفےٰ
ہو جسے مطلوب خالق کی رضا
چاہے وہ تیری رضا یا مصطفےٰ
التجا تابش کی ہے یہ صبح و شام
آئے طیبہ میں قضا یا مصطفےٰ

طابع و ناشر ... پیر سید ... علی شاہ صاحب ... (امرتسری) ... چھاپ ... محمد ... رزاقی

مسعود [illegible]

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ میں بروز جمعہ [illegible] روایت کے مطابق ماہ صفر کی تیسری تاریخ [illegible] میں ہوئی [illegible] آپ ائمہ اطہار میں سے پانچویں امام ہیں۔

شواہد النبوۃ میں حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت درج ہے کہ [illegible] ایک دن میں اس مجلس میں پہنچا جہاں حضور کے جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے حضور کی صحبت کے فیض یافتہ بزرگ بینائی کی دولت سے محروم ہو چکے تھے۔ میں نے [illegible] السلام علیکم کہا۔ میری آواز سن کر آپ نے مجھ سے میرا نام پوچھا۔ میں نے کہا میرا نام محمد بن علی بن حسین ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ نے یہ الفاظ سنتے ہی [illegible] شفقت و محبت کے [illegible] ہوئے [illegible] کے ساتھ مجھے اپنے قریب آنے کی درخواست کی۔ میں [illegible] آپ نے میرے ہاتھوں کو چوما [illegible] ایک صحابی کے عمل سے ثابت ہے میرے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا [illegible] جلیل صحابی کے عمل سے ثابت ہے اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو میرے قدموں کی طرف قدم بوسی کے لئے بڑھایا [illegible] تعظیم کے طور پر [illegible] درست ثابت ہے۔ حضرت نے [illegible] آقا و مولا نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرمایا سلام پہنچے میرے فرزند کو۔ میں نے جواب سلام میں کہا السلام علی رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس کے بعد حضرت جابر نے فرمایا [illegible] میرے آقا کے حضور میں ایک دن حضور شافع یوم النشور سید الانبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس پاک میں حاضر تھا حضور مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اے جابر تو وہ وقت پائے گا جب تجھ سے میرا فرزند محمد بن علی بن حسین بن علی ملے گا۔ اللہ عزوجل میرے اس فرزند کو [illegible] حکمت سے نوازے گا [illegible] اس کو میرا سلام پہنچانا۔

شواہد النبوۃ ہی میں حضرت ابو بصیر نابینا کی روایت درج ہے کہ ایک موقع پر میں حضور سیدنا محمد باقر بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مجلس پاک میں حاضر ہوا میں نے آپ سے مختلف سوالات پوچھنا شروع کئے۔ حضور جواب سے نوازتے جاتے تھے۔ جب حضور اپنی زبان مبارک سے وارث سید المرسلین ہونا اور کمالات [illegible] و قدرامت میں حضور سید الانبیاء کا مظہر ہونا تسلیم کیجئے تو میری قسمت جاگ اٹھی میں نے عرض کی حضور مجھ پر شفقت کیجئے میرے آقا کملی والے سرکار بیماروں کو تندرست، نابیناؤں کو بینا، تنگ دستوں کو غنی، بے آسروں کو مالک [illegible] بنا دیا کرتے تھے۔ حضور مجھ غریب کی بینائی [illegible]۔ میری عرض پر آپ نے اپنے دست مبارک کو میری آنکھوں کے ساتھ ملا۔ اس پر میری بصارت لوٹ آئی۔ میں نے تمام [illegible] حاضر کو دیکھ لیا۔ میری خوشی کو کوئی [illegible] تھا مسافر کے لیے منزل پر پہنچنے کی خوشی [illegible] نہیں ہو سکتی پیاسے کو پانی سے سیراب ہونے میں وہ لذت محسوس نہیں ہوتی جو مجھے اس وقت حضور کے [illegible] اور بینائی کے لوٹ آنے سے ہوئی۔ میں ظاہری مسرت پر شاداں و فرحاں تھا۔ حضور میری اصلی مسرت کی فکر میں تھے میں دنیا مانگ رہا تھا حضور [illegible] سنوار رہے تھے۔ میں تھوڑے پر قناعت کر رہا تھا دینے والا میرے دامن کی تنگی [illegible] کو دور کر رہا تھا۔ حضور نے کہا ابو بصیر [illegible] آنکھیں [illegible] ہے اور [illegible] جنت مستحق ہو رہا ہے [illegible] دنیا میں [illegible] آنکھوں پر اکتفا کرتا ہے [illegible] جنت میں جو حساب و کتاب [illegible] ہے میں نے عرض کی حضور [illegible] کے [illegible] آنکھیں قربان مجھے جنت چاہئے میرے آقا کے تصرفات [illegible] کیجئے [illegible] جنت [illegible] تیری بینائی [illegible] مجھے جنت کا سرٹیفکیٹ مل چکا تھا۔

اہل سنت و جماعت کے جلیل القدر بزرگ [illegible] نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] عارف نامی مرد [illegible] نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور کسی موقع پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے معتقد [illegible] سامنے سے گزرے۔ آپ نے حاضرین کو [illegible]

لئے جاتے [illegible] دیکھو [illegible] مبارک [illegible] آپ کا سر قصب [illegible] جانے لگا حاضرین کو تعجب ہوا کہ مدینہ پاک میں ایسی چیز کہاں [illegible] پر سر لٹکایا جاتا ہے [illegible] حضور کے ساتھ [illegible] شامل [illegible] تھا اور حضور کے [illegible] مدینہ سے [illegible] نیزہ [illegible] یعنی قصب کا تھا۔

حضرت امام محمد باقر کی ذات گرامی اور آپ کے خوارق عادات و کرامات کا تذکرہ [illegible] کا متقاضی ہے [illegible] کا فرض ہے کہ [illegible] کتابوں کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں جن سے ایمان و عمل میں یقین و اعتماد کے ساتھ پختگی آئے اور [illegible] کی راہ میں جان و مال [illegible] کرنے کا حقیقی لطف آئے۔

حضرت امام [illegible] سال کی عمر پا کر مالک حقیقی کو بروز دوشنبہ [illegible] پیارے ہوئے۔ آپ کی تربت پاک جنت البقیع میں ہے۔

شالدیگاہ

حضور سیدی اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت رہبر طریقت رہنمائے شریعت [illegible] امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور [illegible] اہل سنت سلطان [illegible] حکیم سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی [illegible] خطیب [illegible] اعظم [illegible] خاں صاحب [illegible] جامع مسجد [illegible] شہزادہ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت مولانا [illegible] مصطفیٰ رضا خاں صاحب [illegible] و دیگر علماء و زعمائے اہلسنت کی تصنیفات حاصل کرنے کے لئے [illegible] ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اہلسنت والجماعت کے مسلک و عقائد کا [illegible] سیاسی ترجمان [illegible] "سواد اعظم" [illegible] کا مطالعہ کرے۔

[illegible] اعلیٰحضرت کی [illegible] تصنیفات [illegible] کے لئے خط و کتابت

محمد ابو القاسم آزاد رضوی مہتمم سنی رضوی کتب خانہ [illegible] مدرسہ [illegible] العلوم [illegible] شرقی پاکستان۔

[illegible]

[illegible] میں [illegible] سنی تنظیم کی تشکیل عمل میں آئی جس میں حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر: محمد [illegible] خطیب [illegible]
نائب صدر: میر محمد یعقوب صاحب [illegible]
ناظم اعلیٰ: سراج احمد صاحب [illegible]
نائب ناظم اعلیٰ: عاشق علی صاحب [illegible]
خزانچی: [illegible] خاں صاحب [illegible]
ناظم نشر و اشاعت: محمد [illegible] خطیب [illegible]
نائب ناظم نشر و اشاعت: بابو عبدالکریم صاحب [illegible]
پاک سنی تنظیم [illegible] کا الحاق مرکزی تنظیم [illegible] سے ہوگا۔

داؤد خیل

انجمن [illegible] داؤد خیل کا انتخاب [illegible] عہدیداران کا [illegible] عمل میں آیا۔

(۱) صدر [illegible] خطیب (۲) نائب صدر صوفی بہادر خاں [illegible] (۳) صوفی محمد نواز خاں نعت خواں (۴) ناظم [illegible] احمد خاں [illegible] (۵) خازن صوفی غلام رسول [illegible]

فیض آباد

[illegible] مدرسہ جامعہ قریشیہ رضویہ منظر اسلام چک [illegible] ضلع لائل پور [illegible] انجمن [illegible] قائم کی ہے جس کا مقصد مذہب حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ انجمن کے حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ صدر [illegible] رضوی [illegible] غلام [illegible] حامد رضوی [illegible] عالم [illegible]

(ناظم انجمن)

مدرسہ جامعہ قریشیہ منظر اسلام بمقام فیض آباد چک [illegible] ضلع لائل پور [illegible] ہے اور طلبہ کے لئے ضروریات زندگی [illegible] خورد و نوش کا بہترین انتظام ہے۔ [illegible] واقع ہے [illegible]

گذشتہ سے پیوستہ

اسلام میں کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ اور اہلِ بدعت و ہوا سے دوستی و محبت کا کیا حکم ہے

از افادات سید محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہٗ

مومن جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اس کی شان نہیں کہ دشمنانِ خدا کی محبت اس کے قلب میں رہے۔ اس لیے اہل ایمان کے ساتھ ربط و وابستگی ہو یا ان کا رو دار غیر کی غرض و منفعت یا ان کی ذات سے پورے طور پر بہرہ ور ہونے کے بعد ملا ہو کہ محبوب حقیقی کی محبت کے ذوق سے آشنا ہو کر دشمنانِ خدا کی مودت و دوستی کی گنجائش برداشت کرے اور اس کا دل محبوب حقیقی کے عشق و محبت کی جلوہ گاہ ہو۔ چاہے معشوق جاناں کی الفت و وداد کی تحریک قبول کر سکے جو زبان شریعت کی عادی اور خوگر ہو تو اس سے استغنا رکھتے ہیں چہ جائیکہ مجازی و اصلی محبوبوں میں محبوب کے دشمنوں کے ساتھ قلب کو نفرت ہو جاتی ہے اور دوست کا دل کا حالت جس سے پورا معلوم ہو کہ جو حق کو ترا ہو وہ ان کے رشتے کو قطع کرتے ہیں تو کس طرح ممکن ہے کہ عشق الٰہی کی دولت سے مالامال ہو کر کوئی دل اعداء الٰہی کی طرف مائل ہو سکے۔ اور مومن کے دل میں محبت کفار کی گنجائش رہے۔ یہ آیات و عبارات مذکورہ بالا کا حاصل و منشا ہے اور اس سے محبت و مودت کفار کا حال معلوم ہوا۔

کفار کے ساتھ مخالطت و معاملت

یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ مخالطت و معاملت مطلقاً داخل موالات اور ممنوع نہیں کیونکہ موالات اور دوستی کا اطلاق جیسا کہ محبت قلبی پر ہوتا ہے ایسا ہی اتحاد و تناصر اور دوستانہ میل جول پر بھی ہوتا ہے کفار کے ساتھ ایسی مخالطت و مصاحبت و مناکحت و مشارکت تناصر و تعاون بھی ممنوع ہے انہیں راز دار بنانا اپنے امور ان کے ہاتھ میں دینا بھی ناجائز ہے۔

اس کی قدرے تفصیل عرض کروں۔

(۱) کفار کے ساتھ ایسا طرزِ عمل، ایسا میل جول، ایسا معاملہ جو دوستی اور محبت کی صورت رکھتا ہو، اور علامت موالات ہو سکے کہ محبت و مودت کے ساتھ نہ ہو، وہ بھی داخل موالات اور ناجائز ہے۔

علامہ شیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ آیہ کریمہ لَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ای جانبوهم مجانبة كلية ولا تقبلوا منهم ولاية ولا نصرة ابدا الخ	ان سے کامل علیحدگی رہو اور ان کی نصرت و ولایت ہرگز قبول نہ کرو۔

(تفسیر ابی السعود) (روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

علامہ مفتی ابو السعود رحمۃ اللہ لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ای لا يتخذ واحد منكم احدا منهم وليا بمعنى لا تصافوهم ولا تعاشروهم معاشرة الاحباب ومعاشرتهم لا بمعنى لا تجعلوهم اولياء لكم حقيقة فانه امر ممتنع فى نفسه لا يتعلق به النهى (تفسیر ابی السعود جلد ۲ صفحہ ۵۵۵)	تم میں سے کوئی ان میں سے کسی کو اپنا ولی یعنی تم ان سے یاری نہ کرو اور ان کے ساتھ دوستوں کا سا معاملہ اور ان کی سی معاشرت نہ کرو یہ معنی نہیں کہ انہیں حقیقتاً اپنا دوست نہ بناؤ کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں اس کے ساتھ نہی کیونکر متعلق ہو۔

(۲) جو تعلق اور میل جول کہ حقیقتاً محبت و مودت کے ساتھ نہیں ہے اور وہ دوستی و موالات کی علامت ہو سکتا ہے، مگر اس سے مسلمان کا کوئی مقصد صحیح اور حاجت معتبرہ بھی نہیں اور کفار کو اس میں نفع ہے وہ بھی موالات کے ساتھ ملحق اور ناجائز ہے کیونکہ اگر حقیقت موالات نہیں تو کم از کم صورت موالات تو ہے ہی۔

تفسیر ابو السعود صفحہ ۵۹۵ میں ہے

وفيه زجر شديد للمؤمنين عن اظهار صورة الموالاة لهم وان لم تكن	اس میں مومنین کو کفار کے ساتھ صورت موالاۃ ظاہر کرنے پر زجر شدید فرمایا ہے

موالات فی الحقیقۃ (کذا فی روح البیان) گو حقیقتاً موالات نہ ہو۔

(۳) جس تعلق میں ربط قلب و مودت تو نہ ہو اور وہ علامت دوستی بھی نہ ہو اور مسلمان کا اس میں کوئی مقصد بھی ہو مگر اسلام یا مسلمانوں کے حق میں اس سے کوئی ضرر ہوتا ہو یا ان کے ساتھ ملحق اور ناجائز ہے جیسے مسلمانوں سے لڑائی کے وقت ان کے لشکر میں داخل ہونا یا انہیں روپیہ مال سے مدد پہنچانا وغیرہ امور کے امثال

تفسیر مظہری میں وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ کے تحت میں فرماتے ہیں

ای ومن يتول اليهود والنصارى دون المؤمنين فيعينهم على المؤمنين فهو من اهل دينهم وملتهم (مظہری جلد ۳ صفحہ ۱۳۴)	اور مومنین کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ کو دوست بنائے اور مومنین کے مقابلہ میں ان کی مدد کرے وہ انہیں کے دین و ملت والوں میں سے ہے۔

تفسیر مدارک میں فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ کے تحت میں فرماتے ہیں۔

فى معاونتهم على المؤمنين وموالاتهم	جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ کفار کے ساتھ موالات اور مومنین کے مقابلہ میں ان کی مدد کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ موالات کا مسئلہ بہت صاف ہے جن کے احکام مع دلائل مفصلاً مذکور ہو چکے اور جن کا لب لباب یہ ہے کہ کفار کو دوست بنانا، ان پر اعتماد کر کے ان کو رازدار بنانا ان کو مددگار کرنا، ان کو اپنے امور کا والی و کفیل و مختار کر دینا انہیں عزت بخشنا، ان سے بے ضرورت دوستانہ میل جول اختلاط و ارتباط کی رسمیں برتنا، مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی امداد کرنا یہ سب باتیں ممنوع اور داخل موالات ہیں اور قرآن پاک میں ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے یعنی شریعت مطہرہ کے احکام صریح ہیں اور مسلمانوں کی مصلحتیں ان میں محفوظ، جہاں کفار کا غلبہ ہو وہاں مسلم رعایا کی ذلت اور اقامت کلمہ حق میں تمام سے مسلمانوں کے ضرر کا اندیشہ ہو۔ وہاں ان کے ساتھ ایسے امور میں شرکت جو ممنوع نہیں ہیں اور جن سے اسلام اور اہل اسلام کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا ہے، جائز ہے۔ قلب کو کفار کی محبت سے خارج ہونا چاہیے

آیت وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً	اور جو ایسا کرے گا (کافروں سے دوستی کا برتاؤ کرے گا) اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو

تفسیر ابو السعود میں ہے

الا ان تخافوا من جهتهم امرا يجب اتقاؤه اى الا ان يكون الكافر غالبا سلطانا تخافونه على انفسكم واموالكم فحينئذ يجوز لكم اظهار الموالاة وابطان المعاداة	مگر یہ کہ تمہیں ان کی طرف سے کسی ایسی بات کا خوف ہو جس سے ڈرنا ضروری ہے یعنی مگر یہ کہ کافر کا تم پر غلبہ ہو اور تم کو اس سے اپنی جان و مال کا خوف ہو، اس وقت تمہیں اظہار موالات اور ابطان عداوت جائز ہے

باقی آئندہ

انجمن غلامان مصطفےٰ ڈچکوٹ کے عہدیداروں کا انتخاب

انجمن غلامان مصطفےٰ نے اپنے ایک عام اجلاس میں پریذیڈنٹ، سکرٹری اور جونیئر نائب صدر کا انتخاب کیا ہے کیونکہ سابقہ پریذیڈنٹ، سکرٹری متذکرہ کی سرگرمیاں انجمن کے مفاد کے خلاف تھیں اس لئے ممبران نے متفقہ رائے سے سکرٹری مذکور کو انجمن سے خارج کر دیا۔ جناب صوفی امیر احمد پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور مولانا محمد صادق جونیئر نائب صدر منتخب ہوئے۔

تفسیر خازن میں فرماتے ہیں۔
معنی الآیۃ ان اللہ نھی المومنین عن موالاۃ الکفار ومداھنتھم ومباطنتھم الا ان یکون الکفار غالبین ظاھرین او یکون المومن فی قوم کفار فیداھنھم بلسانہ وقلبہ مطمئن بالایمان دفعا عن نفسہ من غیر ان یستحل دما حراما او مالا حراما او غیر ذالک من المحرمات او یظھر الکفار علی عورات المسلمین

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو کفار کی موالات اور ان کے ساتھ مداہنت اور رازداری کی ممانعت فرمائی ہے مگر جب کہ کفار غالب ہوں یا مومن قوم کفار میں ہو تو اپنی جان سے رفع ضرر کے لئے زبانی مداہنت کر سکتا ہے بشرطیکہ دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو اور کسی خون حرام یا مال حرام کا مستحل نہ ہو اور کوئی حرام کام نہ کرنا پڑے اور کفار کو مسلمانوں کے رازوں پر آگاہی نہ دے۔

---

(۳) جو تعلق مذکورہ بالا امور سے خالی ہو یعنی وہ نہ حقیقت میں محبت کی بنا پر ہو نہ اس کی وجہ سے اسلام یا مسلمانوں کا ضرر و نقصان متصور ہو نہ کفار کا فائدہ و ترقی مقصود ہو اور اس میں مسلمان کی کوئی حاجت و ضرورت یا منفعت ہو تو وہ جائز ہے اور موالات محرمہ میں داخل نہیں۔

روح البیان میں حضرت علامہ شیخ اسمٰعیل حقی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ای ھو علی دینھم ومعھم فی النار وھذا اذا تولاھم لدینھم واما المصحبۃ لمعاملۃ شراء او شیء منھم او طلب عمل منھم مع المخالفۃ فی الاعتقاد والامور الدینیۃ فلیس فیہ ھذا الوعید۔

جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہیں میں سے ہے یعنی ان کے دین پر اور ان کے ساتھ دوزخ میں ہے جب کہ ان سے ان کے دین کی وجہ سے دوستی کی ہو لیکن صحبت کسی معاملہ خرید و فروخت کے لئے یا ان سے کوئی کام خدمت لینے کے لئے باوجود مخالفت اعتقاد اور مخالفت امور دینی کے یہ اس وعید میں داخل نہیں۔

یہی علامہ آیہ لا تجد قوما الآیہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

واما المعاملۃ لمثل بیعہ او للمجاورۃ او للمرافقۃ بحیث لا تضر بالدین فلیست بمحرمۃ۔

لیکن معاملہ کرنا خرید و فروخت کے لئے یا ہمسائیگی کی وجہ سے یا ہمراہی کے سبب سے اس طور پر کہ اس سے دین میں ضرر نہ ہو حرام نہیں۔

اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کو کفار کے ساتھ محل وقوع پر حسب حاجت معاملہ اخلاق کا برتاؤ کرنا بھی جائز ہے تاکہ وہ بھی اہل اسلام کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں۔

ہدایہ میں ہے۔

وان علم انھم یاخذون منا ربع عشر یاخذ بقدرہ وان کانوا یاخذون الکل لا یاخذ الکل لانہ غدر وان کانوا لا یاخذون اصلا لا یاخذ لیترکوا الاخذ من تجارنا ولانا احق بمکارم الاخلاق۔

اگر معلوم ہو کہ وہ اہل حرب ہم مسلمانوں سے چالیسواں حصہ عشر لیتے ہیں تو اتنا ہی لے اور اگر مسلمانوں کا کل مال لے لیتے ہوں تو کل نہ لے اس لئے کہ یہ غدر ہے اور اگر وہ بالکل نہ لیتے ہوں تو بھی بالکل نہ لے تاکہ وہ ہمارے تجار سے لینا بھی چھوڑ دیں اور اس لئے کہ ہم اخلاق کریمہ کے زیادہ مستحق ہیں۔

ہنود ونصاریٰ اور محارب وغیر محارب کا فرق

کفار خواہ کوئی بھی ہوں، مجوس یا ہنود، نصاریٰ یا یہود وغیرہ سب سے ترک موالات

سخت غضب ہے اس باب میں محارب وغیر محارب میں کوئی فرق نہیں۔ ذات سے کفار سب ہی اسلام اور اہل اسلام کے دشمن ہیں الکفر ملۃ واحدۃ یہ موقع پر کوئی بھی مسلمانوں سے در گزر کرنے والا نہیں، جس کو موقع ملا اس نے کسی کو مرتبہ نہیں علاوہ ہر دم موقع کی تاک میں ہے اور اس کے سینے میں بھی وہی عداوت بھری ہوئی ہے وہی جوش غضب ہے جو محارب کے دل میں ہے، اس سے کسی طرح کم نہیں۔ مثال بھی تم تمیز کی ہے کوئی تلوار لے کر مقابلہ میں آ کھڑا ہو کوئی دوست بن کر خنجر تازہ سے کام کرتا ہے اور صیاد کی طرح گرفتار کرنے کے لئے دانہ سامنے رکھتا ہے اور جال خاک میں چھپاتا ہے اور اپنی کمین گاہ میں بیٹھا ہے۔ مسلمانوں کا دوست ان میں ایک بھی نہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ھٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّہٖ وَاِذَا لَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ وَاِنْ تُصِبْکُمْ سَیِّئَۃٌ یَّفْرَحُوْا بِھَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہ کریں گے ان کی آرزو ہے جو تمہیں ایذا پہنچے دشمنی ان کے منہوں سے ظاہر ہو چکی اور جو ان کے سینے پوشیدہ رکھتے ہیں وہ اور بھی بڑا ہے ہم نے تمہیں دل کھول کر نشانیاں سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے۔ تم فرما دو کہ مر جاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔ تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کئے رہو تو ان کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بیشک ان کے سب کام اللہ کے احاطہ میں ہیں۔

کفار کی عداوت قرآن پاک نے اس صراحت کے ساتھ بیان فرمائی اور ان کے دشمن ہونے کے تمام مضرتوں سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا ہر صاحب عقل سلیم اور ہر ذی ہوش جانتا ہے کہ جن کے قلوب عداوت سے لبریز ہیں کے باطن دشمنی کا دریا ہے وہ کسی طرح خیر خواہ نہیں ان سے غافل و مطمئن ہونا ان کو خیر خواہ اور دوست سمجھنا خودکشی کے مترادف ہے۔

عداوت جس کی طبیعت بن گئی وہ موقع نہ پانے سے دوست نہیں ہو جاتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سانپ دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو حملہ کر چکا وہ تو بے شک احتراز کے قابل ہے لیکن دوسرا وہ جس نے ابھی کوئی حملہ نہیں کیا ہے اس سے احتراز کا کوئی حکم نہیں اور یہ خلق ہے۔ حملہ آور اور غیر حملہ آور کے ساتھ ایک سلوک کیا جانا بے جا ہے۔ اس دلیل کا ماننے والا ہر ایسے سانپ سے احتراز کرے اس کی آرزو ہیں یعنی جسے تو اس کو اپنی بغل میں پالنے کا جونتیجہ ہو اور جو گت اس کا مآل کار ہوگا۔

قرآن پاک نے اس پر جا بجا تنبیہ فرمائی ہے اور مسلمانوں کو بار بار ہوشیار کیا۔

اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ وَاَلْسِنَتَھُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ۔

کفار اگر تم پر موقع پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

تفسیر خازن میں فرماتے ہیں۔
ان یثقفوکم ای ان یظفروا بکم ویروکم یکونوا لکم اعداء

کفار اگر تم کو پائیں یعنی اگر تم پر دسترس پائیں اور تمہیں دیکھ لیں تو تمہارے دشمن

یبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء) ای بالضرب والقتل والشتم والسب (وودوا) ای تمنوا (لو تکفرون) ای ترجعون الی دینہم کما کفروا والمعنی ان اعداء اللہ لا یخلصون المودۃ لاولیاء اللہ ولا لاصحابہم لما بینہم من الخلاف فلا تناصحوہم فانہم عدو لکم۔

جائیں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں بدی کے ساتھ دراز کریں گے یعنی ضرب و قتل اور سب و شتم کے ساتھ اور تمنا کریں گے کہ تم کافر ہو جاؤ یعنی ان کے دین کی طرف پھر جیسا کہ وہ کافر ہیں۔ اور معنی یہ ہیں کہ دشمنانِ خدا اللہ کے دوستوں کے ساتھ خلوص و محبت نہیں کرتے کیونکہ ان کے درمیان مخالفت ہے پس تم بھی ان سے دوستی و محبت نہ کرو۔

موالات جائز اور نصاریٰ کے ساتھ اس وجہ سے ناجائز ہے کہ وہ برسر جنگ ہیں۔ علیٰ ہٰذا اس سے کہ یہاں واقع کے خلاف ہے بات دین کے حالات ظاہر و مخفی ماورٰی، دیانۃً چاہئیں۔ قسم قسم کی ایذائیں ہندو پہنچاتے رہتے ہیں۔ آئے دن کا ہر کے واقعات مسلمانوں کو قتل کرنا، ہوا ان، عورتوں کو جلا، گھروں کو پھونکنا، قرآن شریف اور مسجدوں کی بے حرمتی کرنا وغیرہ طرح طرح کی ایذائیں سب اس کے گواہ ہیں۔ ان سب سے قطع نظر کیجئے تو خود قرآن پاک کی کثیر آیتوں کے خلاف ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اور جواب اس سے زیادہ ہیں کہ مختصر میں پیش کی جائیں۔ آیۂ کریمہ

لا ینہاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللّٰہ یحب المقسطین۔	اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

اس موقع پر استدلال میں پیش کرنا استدلال کی فاحش غلطی ہے۔ اس لئے کہ اول تو یہ آیت جس سے یہ استدلال کرتے ہیں وہ منسوخ ہے۔

تفسیر جلالین میں ہے:

وھذا قبل الامر بالجہاد (تفسیر جلالین صفحہ ۴۵۵)	یہ حکم جہاد سے قبل تھا

علامہ عبدالرحمٰن بن محمد دمشقی رسالہ ناسخ و منسوخ میں لکھتے ہیں۔

سورۃ الممتحنۃ فیہا من المنسوخ ثلثۃ احکام الحکم الاول قولہ تعالیٰ لا ینہاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الی قولہ تعالیٰ ان اللّٰہ یحب المقسطین۔ نسخ بقولہ تعالیٰ۔ اقتلوا المشرکین۔ (تفسیر جلالین)	سورہ ممتحنہ میں تین حکم منسوخ ہیں حکم اول لا ینہاکم تا مقسطین آیہ اقتلوا المشرکین سے منسوخ ہوا۔

تفسیر کبیر میں ہے

وقال قتادۃ نسختہا آیۃ القتال	قتادہ نے کہا کہ اس کو آیت قتال نے منسوخ کیا۔ (جلالین/اتقان)

تفسیر مدارک میں ہے۔

(ان یثقفوکم) ای یظفروا بکم و یتمکنوا منکم (یکونوا لکم اعداء) ای خالصی العداوۃ ولا یکونوا لکم اولیاء کما انتم (ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء) بالقتل والشتم (وودوا لو تکفرون) تمنوا لو ترتدون عن دینکم فاذا موادۃ امثالہم خطاء عظیم منکم والماضی وان کان یجری فی باب الشرط مجری المضارع ففیہ نکتۃ کانہ قیل وودوا قبل کل شیء کفرکم وارتدادکم یعنی انہم یریدون ان یلحقوا بکم مضار الدنیا والدین من قتل الانفس وتمزیق الاعراض وردکم کفارا اسبق المضار عندہم واولہا لعلمہم ان الدین اعز علیکم من ارواحکم لانکم بذالون لہا دونہ والعدو اہم شیء عندہ ما صاحبہ۔	یعنی اگر تم پر موقع پائیں اور قادر ہوں تو تمہارے دشمن خالص العداوۃ ہو جائیں، اور تمہاری طرح وہ تمہارے دوست نہ ہوں اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور زبان بدی کے ساتھ دراز کریں قتل و شتم کے ساتھ۔ اور تمنا کرتے ہیں کہ تم اپنے دین سے مرتد ہو جاؤ۔ ایسی حالت میں ایسوں سے دوستی کرنا خطائے عظیم ہے۔ اور ماضی اگرچہ باب شرط میں مضارع کے قائم مقام ہوتی ہے لیکن اس میں نکتہ یہ ہے کہ گویا کہا گیا کہ ہر چیز سے پہلے تمہارے کفر و مرتد ہو جانے کی آرزو ہے یعنی وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں دینی و دنیاوی ضرر پہنچائیں۔ جانوں کا قتل آبرو ریزی اور تمہیں کافر بنانا سب سے پہلا ضرر ہے ان کے نزدیک کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دین تمہیں جانوں سے زیادہ پیارا ہے کہ تم اس کے لئے انہیں خرچ کرنے والے ہو اور دشمن کے نزدیک وہ چیز اہم ہوتی ہے جو اس کے حریف کے نزدیک سب سے اہم ہو۔

قرآن پاک نے صاف بتایا کہ مسلمانوں کی عداوت کفار کے قلوب میں راسخ ہے، وہ ان کی مصیبت سے خوش اور راحت سے ناخوش ہوتے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بغض ظاہر ہوتا ہے۔ دلوں میں اس سے سخت تر عداوت ہے وہ اگر موقع پائیں تو ہاتھ اور زبان سے اذیت پہنچائیں، قتل کریں، ماریں، گالیاں دیں، یہاں کہیں کوئی اذیت ایسی نہیں ہے کہ ان کے اختیار میں ہو اور وہ درگزر کر جائیں۔

اب ثابت ہو گیا کہ ترک موالات کا حکم تمام کفار سے ہے۔ علامہ یہود و نصاریٰ اور ہنود و نصاریٰ کا فرق باطل ہے۔ موالات تمام کفار سے ممنوع ہے اور ہنود تو بدترین کفار میں سے ہیں۔

بعض صاحبوں کا یہ خیال کہ ہندو ہم سے برسرِ جنگ نہیں ہیں۔ انہوں نے ہمیں گھروں سے نہیں نکالا اور وہ ہمارے اخراج پر مظاہرہ نہیں کرتے اس لئے ان کے

یہ مضمون تحریک پاکستان کے وقت ۱۹۴۶ء کا ہے۔ آج بھی ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل عام اور مسلمانوں سے اخراج کا عمل جاری ہو چکا ہے تمام حالات ۱۹۴۷ء سے مختلف نہیں ہوئے۔

یوم عاشورہ پر لوٹ مار اور فائرنگ

انا للہ وانا الیہ راجعون

؟

مولانا مشتاق احمد صاحب

قبولیتِ دُعا کی شرائط

خاص و عام لوگ کہتے اکثر ہیں کہ ہماری اکثر دعائیں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتیں۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص شرائط ہیں۔ ان شرائط کو اختیار کرنے کی صورت میں دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا کہ ان شرائط کو بیان کر دیا جاوے۔ تاکہ ہر شخص اپنی حاجات کے حل کے لئے دعاؤں سے پہلے ان شرائط کو اختیار کرکے اپنی دعاؤں میں کامیاب ہوں۔

شرط ۱۔ حمد و ثنا اور درود شریف کا پڑھنا وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ۔ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ۔

ترجمہ۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے سنا کہ وہ دعا مانگ رہا ہے لیکن اس نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا تو فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی۔ یعنی دعا مانگنے میں۔ پھر آپ نے اس کو بلا کر مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ چکے تو اس کو پہلے خدا کی حمد و ثنا کرنی چاہیئے پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے (اصحاب سنن اس کے راوی ہیں)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے لگا تو پہلے میں نے خدا کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کرنی شروع کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ یعنی دعا مانگو دئے جاؤ گے، مانگو دئے جاؤ گے۔ ان احادیث سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ دعا مانگنے کے وقت پہلے خدا کی حمد و ثنا کی جائے اور پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاوے تاکہ مولا کریم کی رحمت موجزن ہو کر دعا کرنے والے کی دعا کو شرف قبولیت کا جامہ پہنا دے اور جامع الاحکام میں احمد بن علی کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تک دعا کے شروع میں اللہ تعالے کی ثنا، اور دعا کے بیچ میں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ ہو۔ اس وقت تک اس دعا اور اس کی قبولیت میں ایک حجاب حائل رہتا ہے۔ اگر حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد دعا کی جائے تو وہ قبولیت پاتی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اللہ تعالے سے سوال کرے تو پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے کیونکہ اس کے بعد سزاوار ہے کہ وہ جو مانگے قبول ہو (ترجمہ کتاب الشفا صفحہ ۔۔۔)

شرط ۲۔ اکل حلال و صدق مقال ایک شخص جس کا کھانا پینا حرام تھا پھر وہ سنا جاتا گوشت پوست اور خون کے ذرے ذرے میں حرام شامل ہو اور بات بات میں جھوٹ کو دخل ہو۔ اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اکل حلال اور صدق مقال قبولیت دعا کے لئے بنیادی شرط ہے جس کو بزرگوں نے فرمایا کہ جس طرح پرندے کے دو پر ہوتے ہیں۔ اگر پرندے کا ایک پر کاٹ دیا جائے تو پرندہ اڑ نہیں سکتا اسی طرح دعا کے دو پر اکل حلال و صدق مقال ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو دعائیں عرش معلیٰ تک کیسے جا سکیں۔ ایسی صورت میں دعاؤں کے قبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

شرط ۳۔ اکل حلال حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ میں جو دعا مانگوں وہ قبول ہو جایا کرے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال روزی کھانے والے کی دعا قبول ہوتی ہے جس کا پیٹ حرام سے بھرا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

جو لوگ کھانے پینے میں احتیاط نہیں رکھتے حرام و مکروہ جو ہاتھ لگے سب پیٹ میں ڈالتے ہیں ان کی دعائیں قبول نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کھانا پاک کرو تاکہ تمہاری دعا قبول ہو۔ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں فرمایا۔

وَكُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ۔ پاک اور ستھری چیزوں سے کھاؤ۔

شرط ۴۔ ایک لقمہ حرام سے بھی بچنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے حرام کا ایک لقمہ کھا لیا تو چالیس روز تک اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔

دوسری حدیث۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک کپڑا دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم حرام ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا۔ اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ) جب نماز قبول نہ ہوگی تو دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

تیسری حدیث۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض آدمی نہایت لمبا سفر کرتے ہیں۔ ان کے بال پراگندہ اور کپڑے غبار آلود ہوتے ہیں مگر ان کا کھانا پینا لباس وغیرہ سب چیزیں مال حرام سے ہوتی ہیں بھلا ایسے شخص کی دعا کس طرح قبول ہو سکتی ہے یعنی باوجودیکہ سفر کی حالت، پراگندہ اور پریشان صورت باعث قبولیت دعا ہوا کرتی ہے۔ لیکن حرام کی نحوست ان سب کا اثر کھو رہی ہے۔ اور درجہ اجابت تک نہیں پہنچتی۔

چوتھی حدیث۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی جو گوشت قوت حرام سے پرورش کیا جائے اس کے لئے دوزخ میں رہنا ہے۔ حرام کمائی کے عذاب سے بچنا کس قدر ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے سامنے اعضا گنہگار ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص حلال کھاتا ہے اس کے سارے اعضاء طاعت الٰہی و طاعت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالے سے نیکی کی توفیق ملتی ہے تو ثابت ہوا کہ گناہوں کی طرف رغبت ہونے سے دعائیں کیسے قبول ہوں۔ اور قبول نہ ہونے کی وجہ بھی ہے کہ آج حرص و طمع میں جاری ہے اور لوگ حرص اور شرعی مسائل میں دکھائی جاتا ہے شاذ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا روزگار حرام سے خالی ہو اور ممنوع معاملات سے بچتے ہیں۔ پس قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ رزق حلال کا اہتمام کیا جاوے اور حرام سے اجتناب کیا جاوے۔

شرط ۵۔ صدق مقال خداوند تعالے سورۂ نحل رکوع ۱۴ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہیں۔ جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور سورہ آل عمران رکوع ۶ میں ہے۔ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکوکاری کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکوکاری جنت کو پہنچاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کا دھیان رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالے کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچتے رہو بے شک جھوٹ بدکاری کی طرف پہنچاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے (بخاری و مسلم)

حدیث۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس سے محافظ فرشتے ایک میل دور ہو جاتے ہیں۔ بسبب اس چیز کی بدبو کے کہ اس کو بندہ لایا۔ یعنی جھوٹ بولا۔ (ترمذی)

حدیث۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا سوداگر صدیقین و ... کے ساتھ ہوگا

بقیہ: قبولیت دعا کی شرائط

اور طیب روزی کے ساتھ ہر گز زندگی بسر نہیں ہو سکتی۔

حدیث: حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الصدق ینجی والکذب یھلک۔ یعنی سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ان اللہ مع الصادقین۔ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والوں کے ساتھ ہے یعنی اس کی مدد سچ بولنے والوں کو پہنچتی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: یا ایھا الذین آمنوا کونوا مع الصادقین۔ اے ایمان والو سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی سچے لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اتباع کرو۔ اور ظاہری مجلس و ملاقات کا رابطہ بھی مراد ہے۔ کسی وقت بدعقائد لوگوں سے تعلق نہ رکھے اور ظاہری مجلس لازم نہ ہو۔ رزق حلال بغیر صدق مقال کے حاصل ہونا محال ہے، دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ہمیشہ سچائی کو رکھو عزیز
کہ سچ کے برابر نہیں کوئی چیز

مراسلہ

حضور مولانا حبیب جلال الدین صاحب نے ۱۹۰۹ء کے سالانہ جلسہ میں ربوہ میں جو تقریر کی تھی وہ کتابی شکل میں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "ختم نبوت"۔ ربوہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ اس سارے کتابچے میں مرزائی مبلغ نے اور بہت سی باتوں کے علاوہ یہ بات بھی پیش کی ہے کہ آج تک کوئی بھی اس کے مقابلے میں نہیں آیا۔ لکھا ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے کہا ہے کہ حضرت مولانا محدث علی پوری علیہ الرحمۃ نے مرزا کو چیلنج دیا تھا مگر مرزا مقابلے پر نہ آیا۔ یہ بات بے بنیاد ہے۔ براہ مہربانی مرزائیوں کے اس افترا کی تردید فرمائیں اور مفصل مضمون اس سلسلہ میں بھیج دیا جائے۔ جناب کرم فرما کر احسان فرمائیں۔ دعا ہے کہ سالِ نو ساتھ ختم نبوت کے حاشیہ بردار اور قرآن کے تابع رہیں۔ والسلام

تحریک مرزائیت ۱۹۰۹ء کے قریب سے

تم نبوت جیسے عقیدہ اور اہلِ اسلام میں

مختلف تاویلات کے ذریعے بھولے بھالے مسلمانوں کو اشتعال کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام جن کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور واپس قرب قیامت میں تشریف لانے کے متعلق کتاب و سنت اور اجماع امت کے دلائل متواتر موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے ان کا انکار کر کے اپنے مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ یہ سب کوشش کی اور ۱۹۰۰ء کے وسط میں بڑے زور شور سے اشتہار شروع کئے اور چند شرائط ٹھہرا کر کسی مسلمان عالم دین سے مقابلہ میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھنے کا اعلان کیا۔ پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ و الرضوان نے بلاتامل مرزا قادیانی کی جو شرائط منظور کر کے صرف اتنی شرط عائد کی کہ تفسیر لکھنے سے پہلے تقریری مناظرہ ایک مجلس عام میں ہونی چاہیئے، تاکہ دونوں طرفوں کے اصول و عقائد پبلک پر ظاہر ہو جائیں۔ پھر تفسیر لکھنے والے مرزا صاحب مقابل کے اصول و معتقدات سے جس پر علماء اسلام کے کفر کے فتوے لگ چکے ہیں اور یہ ثابت ظاہر ہو جائے کہ اس نے اپنے پہلے کفریات اور عقائد سے توبہ کر لی ہے اور واقعی یہ شخص مسلمان ہے۔ اس کے ساتھ پھر تفسیر قرآن شریف لکھی جائے گی۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ وہ ایک بزرگ عالم باعمل کے بالمقابل اور پھر عام جلسہ میں تقریر کر سکے۔ غرض پیر صاحب موصوف کی طرف سے روحانی شیر، خطوط اور اشتہار مرزا صاحب وغیرہ کے نام لکھے شروع ہوئے کہ ہم لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ دونوں فریق ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور حاضر ہوں۔

تاریخ مقررہ پر حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ لاہور تشریف لائے۔ لاہور کے مسلمانوں نے ریلوے اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا۔ حضرت والا مع شہر کے آنے آپ کی رہائش گاہ کرام و مشائخ عظام کی سرکردگی میں انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور میں مرزا قادیانی کا انتظار میں بیٹھے رہے۔ اسی نے تمام لاہور میں منادی کر دی۔ ایک جلسہ ہوا جس میں دور دور سے علماء اسلام شریک ہوئے مگر مرزا قادیانی نہ آنے تھے اور نہ آئے۔ اس کے بعد جب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب گھر واپس پہنچ گئے تو مرزائیوں نے پھر غل غپاڑہ شروع کر دیا اور مرزا قادیانی نے ایک اعلان کے طور پر حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ کی کتاب شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح علیہ السلام لکھی ہوئی ہے وہ لکھی جس کے جواب میں حضرت پیر صاحب علیہ الرحمۃ نے "سیف چشتیائی" لکھی۔ اس کے بعد مرزا قادیانی زندہ تو رہا مگر جواب دکھ کر لکھنے کا ارمان مرتے وقت ساتھ لے گیا اور آج تک اس کے حواریوں میں سے اس کے جواب لکھنے کی کسی کو جرأت تک بھی نہیں ہوئی۔

(ماخوذ و ملخص از اخبار پیر دھوی سدی ربوہ لاہور، اکتوبر ۱۹۵۳ء اعلان کتب مہر منیر بیان پر شکست قادیانی مرتبہ مولوی اسلام الدین صاحب گجراتی)

انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور کی سرگرمیاں

بصیر پور شریف۔ مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ دسمبر ۱۹۵۸ء کی تقریب عرس پاک حضرت شیخ المشائخ عالم فقیہ اللہ پیر سعود رحمۃ اللہ علیہ انجمن ہذا نے مختلف مقامات پر تبلیغی اجلاس منعقد کئے جن میں ملک کے مشہور مقررین اور مبلغین علماء کرام کے علاوہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور نے شرکت فرمائی۔ سب مذہب حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ جلسہ سعید رہے۔ ان کی مختصر رودادِ درج ذیل ہے۔

پہلا جلسہ: جامع مسجد حضرت سید حسن علیہ الرحمۃ میں زیر صدارت اسلام مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء القادری مہتمم دارالعلوم صدر انجمن ہذا و صدر مدرسین دارالعلوم حنفیہ فریدیہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد رفیق صاحب اور فقیر رشید احمد ہاشمی ناظم نشریات نے تقریریں کیں اور کا جواب رہیں۔

دوسرا جلسہ: جامع مسجد چاہ کوڑے میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری نائب ناظم انجمن ہذا اور مولانا محمد ریحان صاحب حلقوی نے بیان فرمائے جو بڑے مؤثر رہے۔

تیسرا جلسہ: جامع مسجد بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد رفیق اور رشید احمد ہاشمی نے بیان فرمایا۔

چوتھا جلسہ: جامع مسجد حنفیہ میں کیا گیا جس میں مولانا محمد شریف صاحب نے بیان فرمایا۔

پانچواں جلسہ: جامع مسجد حاکریں میں منعقد ہوا جس میں مولانا ناظم انجمن قصوری نائب ناظم انجمن ہذا اور فقیر رشید احمد ہاشمی نے تقریریں کیں۔

چھٹا جلسہ: جامع مسجد قصبہ عالی میں کیا گیا جس میں مولانا محمد عارف صاحب قادری کا بیان ہوا۔

ساتواں جلسہ: جامع مسجد آستانہ عالیہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں زیر صدارت حضرت مولانا علامہ ابوالضیاء محمد باقر ضیاء القادری صاحب مہتمم صدر انجمن ہذا منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا الحاج غلام حسین صاحب قادری خطیب اعظم ساہیوال ضلع ملتان، حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب، مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری کے بیانات ہوتے ہوئے کا جواب رہے۔

آٹھواں جلسہ: جامع مسجد قصبہ دوال میں منعقد ہوا جس میں حضرت اسلام مولانا ابوالعیش علی محمد صاحب نوری نائب صدر انجمن ہذا خطیب اعظم ساہیوال ضلع ملتان، حضرت مولانا الحاج غلام حسین صاحب نوری خطیب اعظم ساہیوال ضلع ملتان نے عشق رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شان صحابہ علیہم الرضوان کے عنوان پر نہایت پرجوش اور کامیاب تقریریں فرمائیں۔

نواں جلسہ: جامع مسجد آستانہ عالیہ بابا صاحب میں منعقد ہوا جس میں حضرت اسلام مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء القادری صدر انجمن ہذا، حضرت مولانا ابوالرضا عبدالعزیز صاحب قادری مہتمم مدرسہ قریشیہ عربی کمیٹی ضلع منٹگمری، مولوی محمد شریف صاحب جہلمی نے اپنی کامیاب تقریریں فرمائیں۔

دسواں جلسہ: جامع مسجد قصبہ دوال میں کیا گیا جس میں حضرت اسلام مولانا ابوالفضل محمد فضل اللہ صاحب نائب مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کا پُراثر بیان ہوا۔

گیارہواں جلسہ: جامع مسجد مذکورہ میں ہوا جس میں مولانا ابوالرضا عبدالعزیز صاحب قادری مہتمم مدرسہ قریشیہ عربی کمیٹی کی تقریر ہوئی۔

بارہواں جلسہ: جامع مسجد گاؤں میں کیا گیا جس میں مولانا محمد رفیق صاحب کا بیان ہوا۔

نیز انجمن حزب الرحمٰن کے اغراض و مقاصد، تعلیمی و تبلیغی خدمات کی وضاحت کے علاوہ جمعیۃ العلماء پاکستان اور ملک میں تعلیم کے ساتھ تعاون و ہمدردی کا بھی پورا پورا وعدہ دیا جاتا رہا۔ ملک و ملت کی خدمات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

رشید احمد ہاشمی

لالیاں

حسبِ دستور سابق امسال بھی بروز سہ شنبہ ۱۰ محرم الحرام ۸۹ھ زیرِ سرپرستی اعلیٰ حضرت پیر تقی شاہ صاحب سہروردی مجلس اسٹیشن لالیاں میں منعقد کی گئی۔ جس میں مبارک بڑی شان و شوکت سے منایا گیا اور علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ نامہ نگار

علی پور شریف

۱۰ محرم الحرام بیاد شہیدِ کربلا حسین علی شاہ جماعت

حضرت داتا گنج بخش سے مسعود احمد ہمارے گھر یاں نور جماعت

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عارف باللہ خواجہ نور محمد، شہزادہ ملک شیخ المشائخ قطب عالم حضرت پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوری قدس سرہ العزیز کا سالانہ عظیم الشان عرس مبارک زیرِ سرپرستی اعلیٰ حضرت صاحبزادہ الحاج پیر سید علی اکبر شاہ صاحب دامت برکاتہم زیبِ سجادہ عالیہ دربار عالیہ علی پور شریف ۲۸ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۱ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بمقام علی پور شریف ضلع سیالکوٹ منعقد ہو گا۔ اس موقع پر پاکستان کے مشہور علماء و مشائخ حضور قبلہ عالم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ نامہ نگار

راولپنڈی

انجمن قمر ہاشمی اہلسنت والجماعت صدر بازار راولپنڈی کا انتخاب چند ماہ قبل کیا گیا تھا۔ انجمن اولیاء صدر روڈ کا دفتر دارالہدیٰ ہوٹل، ایڈ ورڈز روڈ، صدر راولپنڈی کا ذکر جماعت اور حسبِ ذیل ارکان انجمن کے عہدہ دار ہیں۔

(۱) صدر جناب عبدالرزاق صاحب مالک گرانڈ ہوٹل ہارڈنگ روڈ، راولپنڈی کینٹ

(۲) نائب صدر حکیم قمر احمد الماس دوا خانہ صدر بازار راولپنڈی کینٹ

(۳) سیکرٹری ملک محمد یوسف صاحب ٹرانسپورٹ ایجنٹ کونسل ملک یوسف ٹرانسپورٹ ایڈورڈز روڈ

(۴) جائنٹ سیکرٹری، شیخ احسان کریم، صرافت علی ڈوہر ماحزن راولپنڈی۔

(۵) خازن، محمد عثمان صاحب مالک عثمان برادرز۔ ایڈورڈز روڈ راولپنڈی

انجمن کا عارضی دفتر فی الحال ۱۳۰ ایڈ ورڈز روڈ راولپنڈی کینٹ میں قائم ہے

فاضل پور

مسلمانان فاضل پور کی طرف سے دارالمطالعہ قائم کیا گیا ہے کتابوں، رسائل اور جرائد کی کمی کو پورا کرنے کے لیے مخیر حضرات سے اپیل کی

جاتی ہے کہ کراچی سے شائع ہونے والے جملہ مذہبی پرچے والے اخبار و رسائل ازراہِ کرم مفت جاری فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

انتخاب ملک غلام حسین پیرزادہ واحد سر عزت خالد خان خاصے جن سے حاصل ہو سکے غازی شاہ۔

وال بھچراں

خصوصی اجلاس محرم بیاد شہدائے کربلا ہوا جس میں علماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔ جس کی صدارت حضرت علامہ عبداللہ صاحب صدر مدرس جامعہ نے فرمائی۔ اس میں انجمن خدام تبلیغ الاسلام کا قیام عمل میں لایا گیا جو اصلاحِ معاشرہ میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔ علمائے کرام، وعظ، تقاریر اور مسلم تبلیغ کا بہت احسن طریقے سے جاری رکھیں گے۔ حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ سرپرست علامہ محمد عبداللہ صاحب محمد رئیس جامعہ ہیں۔ صدر مولانا محمد طفیل صاحب، نائب صدر مولانا غلام نبی، سیکرٹری مولانا عبدالعزیز صاحب، نائب سیکرٹری مولانا محمد اشرف شاہ، سیکرٹری خاص مولانا غلام نبی صاحب، دو ممبر محمد ابراہیم صاحب۔ (نامہ نگار)

راولپنڈی

مورخہ ۱۱ مئی راولپنڈی میں مرکزی شعبہ کا اجلاس ہوا جس میں پاکستان سنی تنظیم کا وجود عمل میں لایا گیا اور اتفاق رائے سے صدر مولانا حضرت سید صاحب منتخب ہوئے۔

صدر مولانا محمد اسماعیل قریشی صاحب
ناظم اعلیٰ جناب بشیر احمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت محمد خالد صاحب
خازن مولانا عبدالرزاق صاحب

رحیم یار خاں

جامع مسجد رحیم یار خاں کی جامع مسجد چوک سے تحریک ولی محمد صاحب کے تشریف لے جانے پر انتظامیہ مسجد کو مدعو کیا۔ حضرت امام اہلسنت مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قائم ملتان کی معرفت سے مفتی جماعت حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا صاحب کو مقرر کیا ہے جن کو انتظامیہ نے مسجد میں تعینات کر دیا ہے۔ مفتی صاحب نے تشریف لا کر پہلی تقریر میں اعلان فرمایا کہ فارسی اور عربی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند احباب بھی اور عصری علوم مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل، منشی، منشی عالم، منشی فاضل، ادیب، ادیب عالم، ادیب فاضل کی تیاری کرنے کے خواہشمند احباب بھی مدد چاہیں تو مفت تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور دستیاب کتب کو اسلامی درس گاہ میں

کی تعلیم بھی پابندی سے شروع کر دی گئی ہے (نامہ نگار)

شجاع آباد

گزشتہ ماہ پاکستان سنی تنظیم شجاع آباد کی ایک اہم نشست زیرِ صدارت حضرت مولانا علی پاکستان سنی تنظیم کی پاکستان مولانا غلام جیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے قبول فرمائی آپ کے ہمراہ فخرالمتکلمین علامہ سید احمد سعید کاظمی بھی تھے۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے مولانا کاظمی نے فرمایا پاکستان سنی تنظیم پاکستان نے فرقۂ اہل سنت والجماعت کی منظم تنظیم وقت کا اہم ترین تقاضا تھا جسے پورا کرنے کے لئے پاکستان سنی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس سے متحدہ قومیت کی صلاحیت ملک و ملت کی خدمت اجتماعی قوت کے بغیر ممکن ہے اور جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت عامۃ المسلمین کے حق میں ہے کہ منتشر طاقت مجتمع ہو جائے تو ہمارے تمام مسائل بڑی آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔

میں یہاں کے اہل سنت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے مذہب و مسلک اور ملک و ملت کے تحفظ کی خاطر پاکستان سنی تنظیم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور یہ اجلاس نہایت جوش اور نظم و ضبط کے ساتھ ہوا۔

قبول اسلام

جامع مسجد غوثیہ محلہ مبارک پور اور ملحقہ مبارک پور بستی فتح خان اور ملحقہ مشتمل ایک غیر مسلم کنبہ جو ان چھ افراد پر مشتمل ہے، حقانیت اسلام سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا، تفصیل حسب ذیل ہے۔

سابق نام	اسلامی نام
(۱) دالی	کمال الدین
(۲) صادق	محمد صادق
(۳) صادق	صادق علی
(۴) قریاں	قریان بیگم
(۵) اسیلماں	سلیم اختر
(۶) حلیمہ	حلیمہ
(۷) بشیرو	بشیراں بی بی
(۸) رحمتے	رحمت بی بی
(۹) حسینی بی بی	حسین بی بی
(۱۰) نذیراں بی بی	نذیر بی بی
(۱۱) شریفاں	شریفاں

ان سب حضرات نے حضرت مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب کے دست حق پرست پر توبہ کی

بعد مولانا خاں کی استقامت و حسنِ انتظام

عشرۂ محرم کی تعطیل

۱۰ دن کا شمارہ دو رخ بصورت عشرۂ محرم شائع نہ ہو سکا ادارہ اس کی اطلاع پہلے دے دیتا مگر حالات سے توقع تھی کہ پرچہ وقت پر شائع ہو سکے گا تاہم ایسا نہ ہو سکا زحمت ہوئی جس کا ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (مدیر)

ایک تبلیغی جلسہ

محلہ نور احمد والی بھیرہ میں مورخہ ۱۰ محرم کو محلہ پیر بھائیاں بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ شان رسالت و تحفظ شہادت حسین ہوا جس میں مولانا محمد یوسف صاحب نے فضائل پر سے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

بقیہ صفحہ اول

دیکھے اور میرے فقط ایک رب کی عبادت کیا کرو۔ اور حضرت مسیح قیامت کے دن مسیحیوں کے تمام اہل عقائد کے تار و پود بکھیرتے ہوئے سر میدان فرما دیں گے کہ میں نے اللہ صاف صاف نہیں الامر ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم (مائدہ) کہیں سے ان کو دیکھ بنی اسرائیل کہ جو یہ کہا ہے جو تیرا فرمان تھا کہ میرے اور اپنے واحد رب کی پوجا کیا کرو۔

بہر حال یہ بھی قرآن حکیم کے دعوی آپ کی صحت پر ان ہی دعاوی کو پایہ ثبوت تک پہنچانا مقصود ہے۔ مروجہ عیسائی محققین کے نزدیک صرف چار انجیل معتبر ہیں۔ اس لئے ہم ان سے بلا روک اور دوسری انجیل سے کم حوالے دیں گے ان چار انجیل کے نام یہ ہیں۔

(۱) متی کی انجیل (۲) مرقس کی انجیل (۳) لوقا کی انجیل اور (۴) یوحنا کی انجیل۔

خدا واحد ہے

انجیل متی کی تعلیم یہ ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔ جو بات بائبل میں ہے بیشک کہ زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجئے کہ انجیل واضح اور صریح الفاظ میں خدا کی وحدانیت کا اقرار کر رہی ہے۔ یوحنا کی مذکورہ بالا عبارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول من اللہ ہونے کی بھی تصریح کر رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

ذخیرہ کتب:۔ سید متور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی